حرف حرف خوشبو

شمیم انجم وارثی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف حرف خوشبو

(نعتیہ کلام)

شمیم انجم وارثی

با ذوق قارئین کے لیے

ہماری کتابیں

خوب صورت کتابیں

حرف حرف خوشبو

(نعتیہ کلام)

شمیم انجم وارثی

گلستان پبلی کیشنز

۶۷۔ مولانا شوکت علی اسٹریٹ (کولوٹولہ اسٹریٹ) کلکتہ۔ ۷۰۰۰۷۳

Gulistan Publications

67, Maulana Shaukat Ali Street

(Colootola St.), Kolkata-700073, INDIA

Mob.: 9831775593 / 9883561540 / 9830616464

Harf Harf Khushboo

A Collection of Naatia Kalam

by : Shamim Anjum Warsi

Year - 2010
Rs. 150/-

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ

نام کتاب	:	حرف حرف خوشبو
شاعر	:	شمیم انجم وارثی
سن اشاعت	:	2010ء
تعداد	:	500
صفحات	:	128
قیمت	:	Rs. 150/-
ناشر	:	گلستاں پبلی کیشنز، 67 - مولانا شوکت علی اسٹریٹ، کلکتہ - 700 073
کمپوزنگ	:	عیسیٰ گرافکس، جے پور، موبائل نمبر : 9314510296
سرورق	:	عرفان گرافکس، ہوڑہ، موبائل نمبر : 9831285325
طباعت	:	دی گلوری آرٹ پریس، کلکتہ

زیر اہتمام : فراغ روہوی

ملنے کے پتے

1. **GULISTAN PUBLICATIONS**
67, Maulana Shaukat Ali Street(Colootola St.) Kolkata-700073

2. **ADABI DUNIYA PUBLICATIONS**
123, J. P. Colony, Sector No. 1, Amaani Shaah Road, Shastri Ngar, JAIPUR-16

3. **SHAMIM ANJUM WARSI**
WARSI MAHAL, 237/2, Arobindo Polly, P.O. Garulia - 743133 (N) 24Pgs (W.B.)

شمیم انجم وارثی ایک نظر میں

خاندانی نام : محمد شمیم انصاری

قلمی نام : شمیم انجم وارثی

والد محترم : عبدالعزیز انصاری (مرحوم)

والدہ محترمہ : عائشہ بیگم

سنہ پیدائش : ۱۹۶۲ء

وطن : ڈمراؤں، بکسر (بہار)

سکونت : شیامنگر، گارولیا ۱۹۸۵ء سے

تعلیم : اسکول فائنل

پیشہ : ملازمت

آغاز شاعری : ۱۹۸۷ء

تصانیف : روپ روپ تیری تجلّی (نعتیہ کلام) ۱۹۹۳ء ☆ مغربی بنگال میں ماہیا نگاری (تذکرہ) ۱۹۹۹ء

: ورق ورق چہرے (غزلیں) ۲۰۰۱ء ☆ دریا دریا چاند (ماہیے دیوناگری میں) ۲۰۰۷ء

حرف حرف خوشبو (نعتیہ کلام) ۲۰۱۰ء ☆ جنگل جنگل مور (بچوں کی نظمیں) ۲۰۱۰ء

زیر ترتیب : دھوپ دھوپ سایہ (نظمیں) ☆ درپن درپن روپ (غزلیں دیوناگری میں)

: خواب خواب چنگاری (مختلف اصناف سخن)

رابطہ : "وارثی محل" 237/2، اربندو پلی، گارولیا، اتر 24 پرگنہ (مغربی بنگال)

موبائل : 9038848580 / 9339680799

فہرست

حرف حرف خوشبو	ڈاکٹر شبیر رسول	۱۱
نعتیہ کلام کا ماہر فن شاعر: شمیم انجم وارثی	رفیق شاہین	۱۲
حرف حرف خوشبو	ڈاکٹر فراز حامدی	۲۷
کامیاب نعت گو شمیم انجم وارثی	ڈاکٹر ساحر شیوی	۳۱
کلیوں نے بصد شوق پڑھا اللہ ہی اللہ		۴۲
آنکھیں، چہرہ، پیشانی، سر تیرا ہے		۴۳
پھولوں کو خوش رنگ بنانے والا تو		۴۴
صبح صبح روشن ہے، رات رات روشن ہے		۴۵
غموں سے کر مجھے آزاد ربا		۴۶
یہ کان بھی اس کے ہیں، سماعت اس کی		۴۷
سب فانی ہے سائیاں! باقی بس تو ایک		۴۸
رازق ہے، رازق ہے		۴۹
غربت میں یہ شان عطا کر یا اللہ		۵۰
تم جسے چاہو اُسے عرش کا زینہ دے دو		۵۱
سلام اُس پر جو وجہ شفاعت بن کے آیا ہے		۵۲
آگئے احمد مختار مدینے والے		۵۳

مدینے کی شام و سحر اللہ اللہ	۵۴
زندگی شاد کام ہو جائے	۵۵
گنجِ احساس میں جلووں کا خزینہ آئے	۵۶
جان کی جان رسولِ اعظمؐ	۵۷
پھولوں میں تازگی ہے بہاروں میں مستیاں	۵۸
جو تھا روزِ ازل سے زینتِ عرشِ بریں ہو کر	۵۹
فرش سے عرش تلک پھیلی ہے نکہت تیری	۶۰
وہ نظر دیجئے سرکار رسولِ عربی	۶۱
ادھر اچھا نہیں لگتا، ادھر اچھا نہیں لگتا	۶۲
موسمِ گل موسمِ گلزار ہونا چاہیے	۶۳
ہر طرف نور کا پُر کیف سماں ہوتا ہے	۶۴
ملا جب سے مجھے دامن تمہارا یا رسول اللہ	۶۵
جب بھی توصیفِ نبیؐ مدحتِ سرور لکھنا	۶۶
صبا ہر گل کی پیشانی پہ یہ پیغام لکھ دینا	۶۷
پھولوں سے شگفتہ ہے قمر سے تو حسیں ہے	۶۸
چلو یہ مانا وہ اک بشر ہے	۶۹
ہنستے ہوئے مرنے کی دعا مانگ رہا ہوں	۷۰
صلِ ذکرِ نبیؐ کا پا رہا ہوں	۷۱
خاکِ طیبہ مری آنکھوں کو میسر ہو جائے	۷۲
دل کی ہر آہ میں اتنا تو اثر ہو جائے	۷۳
جنت میں ہے نہ لالہ و گل کے جگر میں ہے	۷۴
اک ذرۂ حقیر ہوں، گوہر نہیں ہوں میں	۷۵
جب جب دیکھوں نور کا جلوہ لگتا ہے	۷۶

یہ تمغے یہ جالے یہ رنگ و بو یہ ہے	۷۷
جو پردہ چہرے سے آقا ہٹائے رہتے ہیں	۷۸
تری یادیں ہیں جنت گنجِ ایماں دہری تیری	۷۹
جاری رکھو درود کی رفتار رات دن	۸۰
با خدا نبیوں میں اعلیٰ آپ ہیں	۸۱
تمنا ہم نہیں کرتے جہاں میں جینے کی	۸۲
آفریں صد آفریں صد آفریں	۸۳
با خدا با خدا چاہیے	۸۴
اعمال کے سائے تو ڈرانے میں لگے ہیں	۸۵
جنونِ عشق کی حد سے گزر گیا ہوتا	۸۶
نبیوں میں مرتبہ ہے نرالا رسول کا	۸۷
مفلسی ایسا بھی اک بار تماشا ہو جائے	۸۸
نعتیہ دوہا غزل	۸۹
نعتیہ رباعیات	۹۰
نعتیہ دوہے	۹۳
نعتیہ گیت	۹۶
نعتیہ ماہیے	۹۸
ماہیے (نذرِ شہیدانِ کربلا)	۱۰۵
منقبتی ماہیے	۱۰۶
نعتیہ ہائیکو	۱۰۸
نعتیہ تانکا	۱۱۳
نعتیہ کہہ مکرنیاں	۱۱۵
مناقب	۱۱۷

حرفِ عقیدت

آفتاب ولایت ماہتاب طریقت

چشم و چراغ پنجتن حضور عالم پناہ

حاجی و حافظ سید وارث علی شاہ علیہ الرحمۃ و رضوان

کے

نام

حرفِ انتساب

محبوبِ عاشقین حق مولا

حضرت حاجی بابا حسرت علی شاہ وارثی علیہ الرحمۃ

کے

نام

''حرف حرف خوشبو''

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ڈاکٹر شہپر رسول
شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

نعتیہ کلام کا ماہر فن شاعر: شمیم انجم وارثی

دراصل نعت کا مفہوم ہے حضرت محمد ﷺ کی حمد و ثنا اور عجز و عقیدت کا اظہار خواہ وہ زبانی ہو یا تحریری شکل میں نعت کہلاتی ہے۔ عرب میں نعت کا آغاز سب سے پہلے ایک اہم حیثیت میں کی زبان میں ہوا تھا۔ عرب سے نعت فارس میں پہنچی اور پھر وہاں سے دنیا بھر میں رائج ہوئی۔ پہلے نعت اردو ادب سے خارج تھی جب کہ آج کل یہ اردو ادب کی ایک صنف تسلیم کر لیا گیا ہے اور یہ مسلسل ترقی پذیر ہو رہی ہے۔ پاکستان میں یہ خوب پھل پھول رہی ہے۔ ہندوستان میں بھی کوئی ایسا شاعر نظر نہیں آتا جس نے نعت نہ کہی ہو۔ آج کل شعراء کے جتنے بھی شعری مجموعے شائع ہوتے ہیں ان کی ابتدا حمد و نعت سے کی جاتی ہے جب کہ پچھلے شعری مجموعوں میں اس بات کا دھیان نہیں رکھا جاتا تھا۔ دراصل ہندوستان میں سب سے پہلے یہ سلسلہ دیا شنکر نسیم نے اپنی معروف مثنوی "گلزار نسیم" سے شروع کیا تھا۔ کوئی ہی ایسا شاعر نظر نہیں آتا جس میں نعت شامل نہ ہو۔ بہت سے شعرا کے نعتیہ مجموعے شائع ہو چکے ہیں اور ہنوز یہ سلسلہ برقرار ہے۔ نہ صرف یہ

[illegible] نعت گوئی کی ابتدا ہو گئی تھی۔
[illegible] اور بہت سے شعرا تھے [illegible]
ہو چکے تھے اپنی شاعری میں پیش کرتے تھے۔ اس کے بعد جب [illegible]
[illegible] شعرا [illegible] رسول مقبول ﷺ کی [illegible]
[illegible] ہوتی تھی۔ اس کا جواب [illegible] شاعری [illegible]
[illegible] ﷺ نے [illegible]
[illegible] نعت [illegible]
[illegible] نعت [illegible]
[illegible] قصیدہ [illegible] کعب بن زہیر [illegible]
نعت گو شعرا [illegible] حسان بن ثابت [illegible]
ثابت دربار نبوت کے سب سے مقبول نعت گو تھے۔ [illegible] ﷺ خوش ہو کر [illegible]
کرتے تھے۔

نعت گوئی شاعری کی ایک مشکل ترین صنف ہے کیونکہ اس میں الوہیت اور نبوت کے درمیان حد فاصل قائم رکھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس میں نعت گو ذرا سا بہکے تو تحت الثریٰ میں جا گرتا ہے اس لیے نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ علاوہ ازیں چونکہ اس کا موضوع مخصوص ہے اس لیے مختلف مضامین اور متنوع موضوعات کی تلاش بھی ایک وقت طلب مسئلہ کھڑا کر دیتی ہے۔ پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر موضوع کے اس کے اپنے لفظیات، تلازمات، اصطلاحات اور استعارات ہوتے ہیں۔ جو اظہار خیال کا سبب بنتے ہیں۔ نعت کے بھی کچھ مخصوص الفاظ اور تلازمے ہیں جو قوت اظہار کو وسعت اور بالیدگی عطا کرتے ہیں۔ نعت عربی نژاد ہے اور عربی زبان میں قوافی کی بہتات ہے اس لیے جو شعرا عربی الفاظ کا خزانہ رکھتے ہیں اچھے نعت گو

[illegible]

برآمد ہوتی ہے۔ اس لیے غزل میں نعت خوب تر ہوتی ہے۔ دورِ جدید کے شعرا نے نعت غزل سے جو حسن
و حسن رخشندہ پایا ہے۔ اس کی غزل نعتی پیغام کی ہے۔ ان کی ... یہ شمیم انجم وارثی نے
نعتیں ردیف غزل کی ہیئت میں تخلیق کی ہیں جو مستحسن قرار دیتے ہوئے ... کی تعریف کی ہیں ...
غزل والی، جو اپنی شاعری کے ذریعہ اس حسن ازلی کی ... ظاہر ہوتا ہے۔ ان کی مدحی
اعلیٰ درجے کی ہے اور منقبتوں کو قبولیت ... ان منقبتوں میں ... کی سچی عقیدت
شامل رہتی ہیں۔ شمیم انجم وارثی جو سلسلہ [وارثیہ] حضرت وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے
منسلک ہیں، اپنے پیر و مرشد حضرت حافظ ... وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد حضرت
میں رسول کی مدح ... حرف بحرف ... ہیں۔ ان کی منقبتیں
کی بات کی شدید ... حضرت وارث پاک ... اپنے پیر و مرشد کی منقبت
مدحت اور جذبۂ عقیدت کے نشے میں ... ہیں۔ ... اپنے ... حقیقت ...
بڑے کام کی چیز ثابت ہوئی ہے جس نے ان کی نعتوں میں رنگ چوکھا کیا ہے اور ان کے فن میں
چار چاند لگ گئے ہیں۔ یہی ... ان کے پیر و مرشد کے حضور ... میں شمولیت [illegible]
انہوں نے خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ... علی شاہ
قادری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ قدس میں اعلیٰ پائے کی منظوم
اور منقبتیں تخلیق کی ہیں۔

شمیم انجم وارثی نے کتاب کا آغاز حمد سے کیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر خیر اور اس کی حمد و ثنا خواہ
وہ زبانی ہو یا بزبان قلم حمد کہلاتی ہے۔ انہوں نے خالق ارض و سما اور مالک جسم و جاں کی قدرت
کاملہ کو سر چہرا پیشانی اور سحر جیسے علائم و اصطلاحات کی رعایت سے بحسن و خوبی پیش کیا ہے اور
ثابت کیا ہے۔ انسانی چہرے کے نقش و نگار اللہ کے فن مصوری کا کرشمہ ہیں اور انسانی جسم میں جو
قیام فرماتا ہے وہ بھی اللہ ہے۔

کسی چہرے پہ پریشانی نہ دیکھی تیرے

میں ہوں میں بستی میں ... تیرے

یہ تو میں نے ان تمام کو سانس لینے میں ... تعلق سے یقین رہتا ہے تعلق سے ... صورت حال ... شعر میں ... وہ جو ... کا انسانی پہچان ہے ... اس سے بھی بڑھ کر ... جو نعت میں نئی شعر گوئی کا سب سے جدید انداز ... سے ... شعر تازہ کاری ... محسوس ہوتے ہیں۔ ان ... شعر ملاحظہ کیجیے

اپنی تو صحرا کا ہے جیون سمندر

دکھوں کا بے حساب سمندر تیرا ہے

میں ہوں صحرا کی پتے کی مانند

کس کی ... سے ... تیرا ہے

میں مرا میدان ہوں اپنی خاک شہ

نورانی جسموں کا لشکر تیرا ہے

میری ہستی کاغذ کی اک کشتی سی

اس کشتی کو پار لگانے والا تو

ان خوبصورت ... کہ مجھے ... ہاتھ پھیلا کر جو مانگنا ہے مجھ سے مانگو اس سے اپنی مناجات میں ... انداز ... کرنے والے ... کی ... طلب کرتے ہیں۔

غربت میں یہ شان عطا کر یا رب

میرے حرم کا مہمان عطا کر یا رب

ہم کو بھی [illegible] سے جو تیری حد رہے

مجھے بھی [illegible] عطا کر یا رب

وہ خاکِ مدینہ جس پر رحمتِ دو عالم کے نقشِ قدم ثبت ہوں اس سے زیادہ مقدس، معتبر اور پاک شے کون سی [illegible]۔ عاشقانِ رسول کی خاکِ پا ہے شہرِ مدینہ جہاں رسولِ پاک کی آخری آرامگاہ موجود ہے ان کی زیارت و حاضری کو جانے سے تعبیر کرتے ہیں اور مدینہ کی گلیوں سے دور رہتے ہیں تو بے تاب ہو کر تڑپتے ہیں۔ شمیم انجم وارثی جو خود بھی ایک راسخ العقیدہ مسلمان ہیں اور خاندانِ وارث کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ مدینے سے ان کا والہانہ اور عقیدت مندانہ لگاؤ ان کے شعروں میں بخوبی نظر آتا ہے۔ اس ضمن میں ان کے ذیل کے شعر ملاحظہ ہوں

مدینے جانے کی تمنا ان کی غایتِ حیات بن گئی ہے

تمنا ہم نہیں کرتے جہاں میں جینے کی

نہ ہوتی آرزو ہم میں اگر مدینے کی

جدھر سے گزرے مہک اٹھے گلشنِ ہستی

وہ عطر بانٹ رہی ہے ہوا مدینے کی

صبا جو کوئے مدینہ سے ہو کے آئی ہے

مہک گلاب سے آنے لگی پسینے کی

بے ثمر تھا شجر زندگی کا مجھے
پھل بھی ہوتے ہیں گلزار مدینے والے

رحمتیں بٹتی ہیں آپ سے جو ملنے پہ چھتر
ہو کرم آپ کا اے سرور مدینے والے

رسول پاک جب اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔ اس وقت عرب کے لوگوں کی حالت ایسی تھی کہ پورا عرب جہالت میں ڈوبا ہوا تھا۔ وحشیوں کے اس معاشرے میں ظلم و جبر عام تھا کوئی چیز مقدس نہیں تھی۔ اس وقت زندہ بیٹی کا قتل عام تھا۔ گناہوں اور برائیوں کا بازار گرم تھا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ انسانوں کے حقوق کیا ہیں۔ ایسے میں رسول ﷺ نے اسلام کا آغاز کرتے ہوئے اس جہالت کی دنیا کو اچھے برے کی تمیز اور ایک نیا راستہ دکھایا۔ ان کو حقوق انسانی سے آگاہ کیا اور بتایا کہ خواتین اور محبوب بھی ہوتے ہوئے بھی ایک عام شخص کی طرح زندگی بسر کی۔ انہوں نے دنیا کے سامنے اپنے بلند اخلاق اور اعلیٰ کردار کی مثالیں پیش کر کے اپنے دور کے خونخوار جنگجوؤں اور وحشیوں کو زندگی صحیح طور پر بسر کرنے کے طور طریقے سکھا کر انہیں انسان بنایا۔ رسول مقبول ﷺ کی حمد و ثنا کے طور پر انجم نے حضور کی سیرت پاک، ان کے اوصاف اور کرداری خوبیوں کو بھی اپنی نعتیہ غزلوں میں خاص جگہ دی ہے۔

میں تو آقا کی ہوں، چاہے منافق جو کہیں
آپ ہیں صاحب کردار مدینے والے

غریبوں سے [illegible] تھیں [illegible]

تب [illegible]

صبر [illegible] قدرت [illegible] شان

نہ کوئی [illegible] میں جس سے [illegible]

آپ کے پاس مقدس [illegible] قرآن سے

صحرا صحرا [illegible]

منور [illegible] قسمت [illegible] قرآن سے

بنا کر نور [illegible] رحمت [illegible] یا رسول اللہ

رسول پاک سے شمیم انجم وارثی کی گہری عقیدت اور محبت [illegible] عشق و محبت اور [illegible] جس سے نعتیں [illegible] وہ جب [illegible] مسرور و مسحور [illegible] مخمور [illegible] شاداب رہتے ہیں۔ [illegible] بیان [illegible] قربت مشغول ہے۔ [illegible] کی جھلکیاں ان کے نعتیہ اشعار میں جا بجا دکھائی دیتی ہیں۔

مقدر جب سے چمکا دامن تمہارا یا رسول اللہ

بلندی پر ہے قسمت کا ستارا یا رسول اللہ

فرشتے بھی لگا کر چومتے ہیں میرے ہونٹوں کو

میں جب بھی نام لیتا ہوں تمہارا یا رسول اللہ

[illegible]

[illegible]

آپ کے پائے مبارک باادب
چومنے کو جھک گیا عرش بریں

آ گیا خوش ہو کے جنت کو شمیم
دیکھ کر سرکار کا روئے حسیں

وہاں پہنچے محبوب داور جہاں پہ
فرشتوں کے جلتے ہیں پر صد صد

عزت میں ملی ہے خدا سے محمد
بچھائے ہیں جلوے پر صد صد

جدھر دیکھئے رحمت خدا روز محشر
ملی شان رحمت محمد احمد صد

رباعی چوبیس مخصوص اوزان سے عبارت ہوتی ہے چار مصرعوں پر مشتمل صنف سخن ہے۔ جیسے انجم وارثی نے رباعی کے قالب میں بھی نعت پیش کرکے پیغمبر اسلام کی شان میں اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کیے ہیں۔ عقیدہ رباعی ملاحظہ ہو

صد کے محبوب ہیں شاہ نبی
نبیوں میں بہت خوب ہیں شاہ نبی

سب روشن دو جہاں نور سے جن کے روشن
وہ نور کے محبوب ہیں شاہ نبی

دوہا پچھلے بھاشا کی دین ہے۔ رباعی کی طرح اس کی بحر اور وزن مخصوص ہیں جن کی پابندی لازمی ہے۔ یہ ۱۳+۱۱=۲۴ ماتراؤں میں تقسیم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر فراز حامدی نے دوہے کی آسان تعریف یوں تحریر کی ہے

تیرہ گیارہ ماترا بیچ بیچ وشرام
دو مصرعوں کی شاعری دوہا جس کا نام

دو بحروں میں حمدیں کہی ہیں۔ شمیم انجم وارثی نے دو بحروں میں بھی نعت پیش کرنے کا تجربہ کیا ہے۔ سید تقی دو بحروں میں نعت کی کے ساتھ ہوئے کا خوشگوار تجربہ جس پر طبع آزمائی کی ہے وہ قابل تحسین و آفرین ہے۔ دو بحروں کے دو شعر ملاحظہ فرمائیں

ہے سب سے پاک تر نبیوں کے سلطان
رحمت ہیں وہی، تو جن پہ ہے قرآن

پڑھ کر ہم نے دیکھی نعت نبی کی شان
خوشبو خوشبو ہو گیا گھر آنگن دالان

تنکا اور رینگا جاپانی شعری اصناف ہیں۔ جنہیں اردو ادب میں ڈاکٹر فراز حامدی نے ۵+۷+۵+۷+۷=۳۱ سلیبلز میں تشکیل دی ہیں۔ اگر یہ نظم ایک شاعر رچتا ہے تو وہ تنکا کہلاتی ہے اور رینگا میں دو کے حساب سے دو شاعر مل جل کر تخلیق کرتے ہیں تو یہی نظم رینگا کہلاتی ہے۔ شمیم انجم وارثی نے ڈاکٹر فراز حامدی، رفیق شاہین، ڈاکٹر اسلم حنیف، ڈاکٹر طاہر رزاقی، شارق عدیل، مختار ٹونکی، ڈاکٹر حمید حسنی، سیدہ نسرین نقاش، نسیم فریدی اور کرشنا کماری کمسن کے اشتراک سے بہت خوبصورت رینگا تخلیق کیے ہیں۔ اچھے اچھے شعراء اس کے آہنگ میں بکھر جاتے ہیں لیکن انجم کے تنکا اور رینگا میں ان کا آہنگ اپنی خوشگوار کھنک کے ساتھ موجود ہے جو قابل تعریف ہے۔ تنکا اور رینگا کو نعت بنا کر پیش کرنا بھی ان کی جواں مردی اور دلیری کی علامت ہے۔ ان کے چند رینگا جو ڈاکٹر فراز حامدی، رفیق شاہین، ڈاکٹر اسلم حنیف، ڈاکٹر طاہر رزاقی، شارق عدیل، سیدہ نسرین نقاش اور نسیم فریدی کے اشتراک سے تخلیق ہوئے ہیں ملاحظہ کیجیے۔

مدینہ با شرف ہے وہ گلشن عدن

نبیوں میں برتر

چاند سے بھی ہے روشن میں

شافعِ محشر

ہاتھ خدا کا ہے

بخشش کی چادر ہے

باشرف ہے وہ محمد حنیف

جس کی مقدس ذات

اپنے رب پاک کی

جو ہیں با صفات

آپ سے ہے تابانی

یہ معرفت کی برتری

باشرف ہے شاہ مدنی

بھیجے جس پہ سلام

قرآن میں اللہ نے

ہے وہ محمد نام

دور ہوں سارے رنج و غم

بھیجیں ان پہ درود ہم

باشندے رشک نگیں
تھا خالق کا نور
جس سے پیدا بنی
ہو قسمت کا شعور
دنیا میں سے نور
ذات تھی جو نور
باشندے سب دمے مرزوقی
قرآن پڑھتے تھے
ساتھ میں وہ نماز تے
جنگ میں رہتے تھے
دست نہتے تلوار سے
پیش آتے تھے پیار سے

باشندے سید ختم رسولی
رہوں نہیں خالی
پیچھے کوئی جب جو
روتے کی جالی
روضہ مرا ارمان ہے
اس میں اٹکی جان ہے

بشر نواز کی نذر (مرحوم)

جیسا تم نے دیا

تمہارے وطن سے ہی

تمہاری یاد میں پیار

جس سے کی تھی محبت

وہ چھوڑ کے گئے بیت

بشر کے واسطے عید حسن

دنیا ہے جو

کام ہیں جہاں بہت

جہاں ہیں کام

مو جس کو دے گا

تیرا جہاں میں کام

بشر کے سیر فریدی

مجھ کو نہیں خبر

یہ دوست کس کام کی

آپ نہیں جو قریب

ہوا اڑائے جو تم آئیں

آپ جہاں جلوہ نشیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رفیق شاہین

(علی گڑھ)

حرف حرف خوشبو

''حرف حرف خوشبو'' شمیم انجم وارثی کا دوسرا نعتیہ مجموعہ ہے جس میں حمد اور مناقب بھی شامل ہیں۔ اس مجموعے کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مصنف نے اپنا نعتیہ کلام پیش کرنے کے لیے محض غزل یہ صنف پر اکتفا نہ کرتے ہوئے اپنے نعتیہ کلام کو ادب کی قدیم وجدید ملکی اور غیر ملکی متعدد اصناف سخن میں ترتیب و تشکیل دے کر خود کو ایک اچھا نعت گو ثابت کیا ہی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ جتا کر کہ انہیں ادب کی کثیر الجہات اور مختلف النوع اصناف پر یکساں طور پر مکمل عبور حاصل ہے، اپنی قادر الکلامی کا لوہا بھی منوایا ہے۔ انہوں نے قصر نعت کے غزل، نظم، آزاد نظم، گیت، رباعی، قطعہ، دوہا، دوہا غزل، کہہ مکرنی، ماہیا، ہائیکو، تنکا اور رینگا جیسے کئی طاقچوں میں اپنی حمد و ثنا اور عقیدت و جودت کے چراغ روشن کیے ہیں۔

نعت جو سرکارِ دو عالم فخر موجودات، رحمتِ کائنات اور تاجدارِ مدینہ حضرت محمد ﷺ کی حمد و ثنا اور عقیدت و مودت کا اظہار ہے۔ رسول پاک کی حیات مبارکہ میں ہی مشرکین کی ہجویہ شاعری کے

زمین سے نکلتے ہی کسی پودے کی مانند ہوتی تھی۔ آج ان کی جڑیں خوب پھل پھول رہی ہے۔ پاکستان میں

سے اب تک منتخب [illegible] پیدا ہوئے ہیں۔ شعراء سے حمد و نعتیہ مجموعے افقِ ادب پر نمودار ہو چکے

ہیں اور مشاعروں کی محفلوں کا آغاز حمد و نعت سے ہی ہوتا ہے۔ آج کی روایت بن چکا ہے۔

نعت کی عظمت دیگر اصناف سخن [illegible] ہے۔ یہاں فرطِ جوش میں گم ہوتے ہوئے بھی [illegible]

رکھنا پڑتا ہے کیونکہ محبوب کی شان میں ذرا سی [illegible] ہے۔ اس لئے نعت گو

قدم سوچ سمجھ کے رکھنا پڑتا ہے۔

باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار

شمیم انجم وارثی نے اپنی نعتیہ شاعری میں ایک [illegible] جو معرفت میں [illegible] ۔ خالق

کل اور مالک [illegible] احمد کی شان میں انہوں نے حمد و ثنا اور مدحتِ سرکار دو

عالم اس طرح سے پیش کیا ہے

تجھ سے روشن ہے سارا عالم روشن ہے

[illegible] میں تیری ذات روشن ہے

[illegible] میرا [illegible] تیرا ہے

میں جس میں رہتا ہوں وہ گھر تیرا ہے

شمیم انجم وارثی کی شاعری کا محور [illegible] حضرت محمد ﷺ سے ان کا عشق، ان کی

عقیدت و مودت ان کی والہانہ محبت و فریفتگی اور شیفتگی ان کے نعتیہ اشعار سے چشموں کی طرح ابل

رہی ہے اور مہکتے کلیوں کی خوشبو کا بھرپور احساس دلا رہی ہے۔

جس پہ نامِ شہِ کونین لکھا ہو یارب

حشر میں [illegible] ایسا صحیفہ دیدو

یہ بھی ممکن نہیں تو مجھ سے یہ
عشق سرکار میں جینے تو دیجیے

آنکھ میں بس رہی سرکار مدینہ تیری
مجھ کو بھی کوئی نسخہ دیجیے

روضہ مبارک و نعت رسول ﷺ سے عقیدت اور ان سے والہانہ پن، روضہ اقدس سے
دوری سے ان کی قلبیت و حالت کے تصور پر قلم اٹھایا۔

جاری ہوئی تقدیر سنور جاتی ہے
اے شافی تقدیر نکھر جاتی ہے
رحمت عالم کے در اقدس پر
بگڑی بات بھی بن جاتی ہے

۱۳+۱۱ کی پابندی کے ساتھ ان سے ترتیب دیے ہوئے دوہوں کی تکنیک سے نعت کا بیان فکر،
حمایت اور ان کے دوہے عشق نبی کے رنگ میں رنگے ہیں۔

جن سے مہکے چندر، جن سے مہکے چمن
وہ رب کے اوتار ہیں جن کا لقب رسول

جاپانی شاعری تنکا اور رینگا جو ۵+۷+۵+۷+۷ کے رشتے سے کل ۳۱ سلیبل پر موقوف پنج
مصرعی نظم ہے اور جسے اردو ادب میں خاکسار (فراز حامدی) نے روشناس کرایا ہے، میں بھی شمیم
انجم وارثی نے نعت کو حسن و خوبی ترتیب دیا ہے۔

رینگا باشتراک نسرین نکہت (اڑیسہ)

میں تھا گزر ور

ورے دن سے بیتے

مجھی تھا دن میں پیار

جب سے اس کی صحبت

پوچھ رب تجھے خیریت

شمیم انجم وارثی نے متذکرہ اصناف کے علاوہ ہائیکو، ماہیا، نظم، گیت اور جاپانی جیسی مختلف اور منفرد اصناف میں بھی قسمت آزمائی کر دی ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے اپنے پیر و مرشد حضرت وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی یادگار قدس میں جو منقبت پیش کی ہیں وہ اس پائے کی بڑی موثر تخلیق ہیں۔ اگر وارثی سلسلے کے حلقہ ارادت میں شامل نہ ہوتے یا وہ راہ طریقت پر گامزن ہو کر سلوک کی منزلیں طے نہ کر پاتے تو ان کے مناقب میں شاید وہ بات نہ ہوتی جو اب ہے۔

بہر کیف راقم السطور کو شمیم انجم وارثی کی ہمہ جہت اور ہمہ رنگ شخصیت نے متاثر کیا ہے اور یہ خاکسار متوقع ہے کہ ان کے پہلے نعتیہ مجموعے "روپ روپ تیری تجلی" کے مقابلے میں ان کا یہ دوسرا نعتیہ مجموعہ "حرف حرف خوشبو" کہیں زیادہ شرف قبولیت حاصل کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ڈاکٹر فراز حامدی

(جے پور)

کامیاب نعت گو: شمیم انجم وارثی

شمیم انجم وارثی بحیثیت شاعر آفاقی ادب میں اپنی شناخت قائم کر چکے ہیں۔ ان کے یہاں حمد، دوہے، غزلیں، دوہا، گیت وغیرہ وافر ان کی تمہید کی نظروں سے گزر چکی ہے۔ لیکن اس بات پر حیرت ہوئی تھی کہ یہ خوبرو نوجوان اس عمر میں ان کی پختگی اور فنکارانہ صلاحیت سے معمور شعر کیسے تخلیق کر رہا ہے اور اب جب ان کے نعتیہ مجموعے ”حرف حرف خوشبو“ کا مسودہ میرے پیش نظر ہے، میں یہ دیکھ کر چونک پڑا ہوں کہ اس نوجوان نعت گو نے ایک نہایت بلند معیار اصناف شعری میں جو قدیم بھی ہیں اور جدید بھی، مقبول بھی ہیں اور غیر مقبول بھی، ان میں نعت پیش کر کے اپنی انفرادیت اور تخلیقیت کا جھنڈا گاڑ دیا ہے۔ انہوں نے نعتیہ جذبات، خیالات کو غزل، نظم، گیت، رباعی، کہہ مکرنی، ماہیا، ہائیکو ہی نہیں جاپانی شعری اصناف تنکا اور رینگا جیسی پیچ مصرعی شعری اصناف میں بھی ڈھال کر اپنی شاعرانہ لیاقت، استطاعت، انفرادیت کو قارئین سے اچھی طرح منوانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

اب تو نعت جو ان کی زندگی میں ان کے حوالے سے سخن فہمی نہیں۔ ان میں وہبیت اور نبوت کے تعلق میں محسوس ہونے والا جذبہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے یہاں ایک خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ شمیم انجم وارثی کی نعت سے خوشبو کے جھونکے آرہے ہیں۔ وہ وارثی سلسلے کے اہل طریقت ہونے کے سبب عشق رسول میں بہت سی منزلیں طے کر چکے ہیں۔ ان کی نعت ان کے مزاج سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔ اور ان کی محمد ﷺ سے عاشقی کا نعت میں انتہائی حد تک پورا وجود ہے۔ نعت خود بھی ایک مذہبی، دینی، تہذیبی اور خوش صنف ہے جس میں سرور کائنات، فخر موجودات اور رسالت مآب حضرت محمد ﷺ کی مدحت وعقیدت اور حمد و ثنا پیش کی جاتی ہے۔ خیالات و جذبات اس کے لیے اردو زبان کی سمجھ کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ نعت گو مذہبی، دینی اور شرعی معلومات حاصل ہوں اور اس نے رسول پاک کی سوانح حیات اور ان کی عادات و اخلاقیات کا بھی گہرا مطالعہ کیا ہوا ہو، وہ شاعر اس کے رسول پاک کا مقلد اور پرستار بھی ہو۔ اس کے بعد فنی رموز و نکات سے واقفیت بھی نہایت ضروری ہے۔ نعت گوئی اسے ہی راس آتی ہے جس کے پاس خیالات و جذبات کے ساتھ نعت کے مخصوص لفظیات و تلازمات کا خزانہ بھی موجود ہو ورنہ سمندر کو کوزے میں سمیٹنا ممکنات میں نہیں ہے۔ شمیم انجم وارثی کے پاس ایسے بھی لوازمات موجود ہیں جو نعت کی تعمیر میں اہم کردار نبھاتے ہیں۔ انہوں نے کتاب کی ابتدا حمد سے اور اختتام منقبت سے کیا ہے۔

حمد کی مختصر تعریف یہی کافی ہے ''اللہ کی حمد و ثنا کو حمد کہتے ہیں''۔ ارض و سماوات، جمادات، نباتات اور حیوانات کا خالق و مالک جس نے اشرف المخلوقات حضرت انسان کو لاتعداد نعمتوں سے نوازا، اس پر اتنے احسان کیے کہ اگر دنیا کے سارے سمندر سیاہی بن جائیں اور سارے شجر قلم تو سارے سمندر خشک ہو جائیں گے، پھر بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کے احسانات، صفات اور اس کی حمد و ثنا کا بیان مکمل نہ ہو سکے گا۔ تو پھر ایک انسان کی بساط ہی کیا کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کی تعریف بیان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تجھ نبی کا نور

جس سے پیدا ہوئی

ہوا فلک کا ظہور

دنیا میں اک نور ہو

... تجلی حضور ہو

شمیم انجم وارثی نے کتاب کا اختتام منقبتوں پر کیا ہے۔ ان کی یہ منقبت بھی ان کی نعتوں کی طرح

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ثمر حنیف

حق کی مقدس ذات

اپنے رسول پاک کی

جو ہیں والا صفات

آپ کے سر کا تاج تھی

یہ معراج کی برتری

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دور ہوں سارے رنج و غم
[illegible]

بینائی دی

بخشی نعمتیں خوب

ہدایت سب کا حسن

آپ نبی محبوب

ہم سب سے قریب

آپ جیسی جلوہ نشیں

آخری نعمت

پیار تھا رحمت

نور ہے اللہ کے لیے

جس نے دل میں پیار

جب سے ان کی صحبت

وہ پھر سے تھے خیریت

پہلی تھی نعمت

عرب کی وادی پہ چھائی

تھا دورِ وحشت

ملی دنیا کو روشنی

آپ نے بخشی زندگی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جینے کے انداز

[illegible]

[illegible]

من کے بھید اور بھاؤ

آپ کا یہ فرمان تھا

سب کے کام میں آؤ

تھا اس میں سب کا بھلا

ہوا آج کل کا فائدہ

چاہتے ہیں سخن

آؤ ہم پر غور کر

مشکل ہیں یہ بن

جان کا دشمن شہرت

تمہ قریب

تیرے غم ہے رات

آؤ میری زباں دو

بولی سے بات

تیرے ہونٹ سے ہیں

آپ کی ساری خوبیاں

سب دل میں ارمان

آپ کا سب پڑھا ہو

جس دم نکلے جان

آئے میٹھی نیند مجھے

موت بھی ہو جیسے نیند مجھے

ڈاکٹر ساحر شیوی

حمد

چڑیوں نے بصد شوق پڑھی اللہ ہی اللہ
پنچھوں کی زباں پہ ہے صدا اللہ ہی اللہ

سو بار ہواؤں نے لیا پیار سے بوسہ
جب ریت پہ لہروں نے لکھا اللہ ہی اللہ

جس کی چمک میں ہے ترے ذکر کی خوشبو
باغوں میں، درختوں کی صدا اللہ ہی اللہ

مصروف ترے ذکر میں لہروں کی نمازیں
ہر آن سمندر کی ندا اللہ ہی اللہ

شبنم سے وضو کرتی ہوئی پنکھڑی گل کی
ہر تسبیح کی ہے حمد و ثنا اللہ ہی اللہ

یوں دیکھ کے اک ننھے فرشتے کی عبادت
چپکے سے فلک نے یہ کہا اللہ ہی اللہ

غنچے بھی کلی پھول بھی شبنم بھی شفق بھی
سب مل کے کریں تیری ثنا اللہ ہی اللہ

حمد

آنکھیں، چہرہ، پیشانی، سر تیرا ہے
میں جس میں رہتا ہوں وہ گھر تیرا ہے

ساری دنیا چومے جس پہ سر رکھے
میں جس پہ جھکتا ہوں وہ در تیرا ہے

پیاسا تو صحراؤں کا سب جیون تشنہ
دریاؤں کا بیتاب سمندر تیرا ہے

گمراہی تاریک ڈگر کی میری ہے
روشن قدموں والا رہبر تیرا ہے

میں مردِ میداں ہوں، ادنیٰ خاک بشر
نورانی جسموں کا لشکر تیرا ہے

میں ہوں مدارِ ارض پہ نقطے کی مانند
اک اک دھرتی، اک اک امبر تیرا ہے

کعبہ ہو یا بت خانہ یا قلبِ شمیم
ہر گھر میں نورانی منظر تیرا ہے

حمد

پھولوں کو خوش رنگ بنانے والا تو
گلشن میں خوشبو مہکانے والا تو

تو چاہے تو مٹی بھی سونا ہو جائے
یہ کرشمہ صرف دکھانے والا تو

میری ہستی کاغذ کی اک کشتی سی
اس کشتی کو پار لگانے والا تو

مٹی کی اوقات ہی کیا جو سب جھولے
ہر مٹی میں نور جگانے والا تو

ساری آنکھیں تیرے جلووں کی محتاج
ہر شے پر قادر ہو جانے والا تو

عرش معلیٰ کا اندازہ ناممکن
چاروں جانب فرش بچھانے والا تو

غیر کے آگے کیوں پھیلائے ہاتھ شمیم
مولا سب کی لاج بچانے والا تو

حمد

دن دن روشن ہے، رات رات روشن ہے
اے خدا دو عالم میں تیری ذات روشن ہے

ڈال ڈال روشن ہے پات پات روشن ہے
تیرے نام سے پھولوں کی کائنات روشن ہے

تو نے کس سیاہی سے لکھ دیا قرآن یہ
حرف حرف روشن ہے، بات بات روشن ہے

ہے زمین پر روشن تیری جلوہ آرائی
اور فلک پہ تاروں کی اک برات روشن ہے

صبح کے اجالوں میں نور ہے ترا شامل
اور شب کی آنکھوں میں اک حیات روشن ہے

اس قدر فروزاں ہے شمع تیری یادوں کی
جیسے رات پونم کی میرے ساتھ روشن ہے

قدسیانِ عرش بھی چومتے ہیں آ آ کر
جب سے اے شمیم انجم لب پہ نعت روشن ہے

حمد

غموں سے کر مجھے آزاد ربا
نہ محزوں ہو میں شاد ربا

تری یادوں کے پودے جب سے
زمیں دل کی ہوئی آباد ربا

مدینے کا سفر کردے مقدر
کبھی سن لے مری فریاد ربا

سماعت کی ہے جب جب حمد تیری
فرشتوں نے بھی دی ہے داد ربا

سوا تیرے خدا خود کو جو سمجھے
اسے کر خانماں برباد ربا

یہ جب ہوگا تری توفیق ہوگی
پڑھے قرآں مری اولاد ربا

حمدیہ رُباعی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حمدیہ دوہے

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

آنگن میں پانی برسے، چھت پہ اترے دھوپ
قدرت جانے سائیاں! تیرے کتنے روپ

حمدیہ ماہیے

رزق تے رزق تے
مالک کل تو ہی
منسوبہ خلق تے

لطف کرم مانگوں
رب دو عالم سے
میں زور قلم مانگوں

کشتی کو کنارہ دو
بحر تلاطم میں
تم سہارا دو

مناجات

غربت میں یہ شان عطا کر یا اللہ
میرے گھر مہمان عطا کر یا اللہ

جس میں سبھی ہوں گلشن زہرہ کے وہ پھول
اک ایسا گلدان عطا کر یا اللہ

ہم کو زباں وہ دے جو تیری حمد کرے
سننے کو وہ کان عطا کر یا اللہ

ہم جیسوں کو شیشہ گر سے کیا لینا
مٹی کے دامن عطا کر یا اللہ

پیاس بجھاؤں زمزم کے پانی سے
دریائے فیضان عطا کر یا اللہ

پھیلے گی مفہوم کی خوشبو دنیا میں
لفظوں میں وہ جان عطا کر یا اللہ

اب تو شمیم انجم کو ساری دنیا میں
ایک الگ پہچان عطا کر یا اللہ

مناجات

تم مجھے چاہو تو عرش کا زینہ دے دو
مری آنکھوں کو مرے خواب مدینہ دے دو

مشک و عنبر کی صبا جس سے نہ نکلے چھو کر
جسم سرکار کا اک قطرہ پسینہ دے دو

جس پہ نازاں شہ کونین تھے وہ یا رب
بحر آلام میں اک ایسا سفینہ دے دو

ایک بھی سانس نہ لوں ذکر محمد کے بغیر
عشق سرکار میں جینے کا قرینہ دے دو

جس میں عکس رخ سرکار مدینہ چمکے
مجھ کو ایسا کوئی انمول نگینہ دے دو

جام کوثر و تسنیم تمہیں ہو آقا
تشنگی لے لو مری، ساغر و مینا دے دو

اس شمیم دل خستہ کو مرے رب کریم
ہر مہینے کے عوض حج کا مہینہ دے دو

سلام

سلام اس پر کہ جو وجہ شفاعت بن کے آیا ہے
سلام اس پر جو دامانِ رحمت بن کے آیا ہے

سلام اس پر سنوارا گیسوئے انسانیت جس نے
سلام اس پر جو شانِ آدمیت بن کے آیا ہے

سلام اس پر دیا درسِ وفا جس نے زمانے کو
سلام اس پر جو اندازِ محبت بن کے آیا ہے

سلام اس پر رموزِ معرفت جو آیا سمجھانے
سلام اس پر جو وحدت کی حقیقت بن کے آیا ہے

سلام اس پر جو ابراہیم کی سنت ادا کی کی
سلام اس پر جو قربانی کی عظمت بن کے آیا ہے

سلام اس پر دکھایا جس نے آکر حسن مولائی
سلام اس پر کہ جو مولا کی صورت بن کے آیا ہے

سلام اس پر شمیم انجم جو نقشِ پائے وحدت ہے
سلام اس پر جو سرتاپا مشیت بن کے آیا ہے

آپ ہیں احمدِ مختار مدینے والے
ہم غریبوں کے مددگار مدینے والے

آپ جیسا نہیں کوئی بھی بشر ہے دوجا
سارے نبیوں کے ہیں سردار مدینے والے

ہے تمنا کہ کبھی گنبدِ خضرا دیکھوں
مجھ کو بلوایئے سرکار مدینے والے

اپنا ایمان ہے خطرے میں جہالت کے سبب
ہے کرم آپ کا درکار مدینے والے

میں تو آقا ہی کہوں چاہے منافق جو کہیں
آپ ہیں صاحبِ کردار مدینے والے

سر کے بل پہنچے کبھی آپ کے روضے پہ شمیم
ہو کرم آپ کا اک بار مدینے والے

مدینے کی شام و سحر اللہ اللہ
عطا کی ہے رحمت گہر اللہ اللہ

وہاں پہنچے محبوب داور جہاں پہ
فرشتوں کے جلتے ہیں پر اللہ اللہ

گزرتے ہیں یاں سے غلام محمدؐ
بچھے ہیں جبریل پر اللہ اللہ

غریبوں کے داتا، یتیموں کے والی
لقب جن کا خیر البشر اللہ اللہ

تصور میں آئے وہ نورِ مجسم!
منور ہوئے بام و در اللہ اللہ

جدھر تھے رسولِ خدا روزِ محشر
ہوئی شانِ رحمت اُدھر اللہ اللہ

جہاں سرنگوں ہے شمیمؔ عرشِ اعظم
نبیؐ کا ہے وہ سنگِ در اللہ اللہ

زندگی شاد کام ہو جائے
ان کے عشق میں نام ہو جائے

بادۂ عشق مصطفیٰ کی قسم
مجھ پہ توبہ حرام ہو جائے

صبح مکہ میں ہو اگر میری
شہر طیبہ میں شام ہو جائے

اے صبا! حال دل مرا کہنا
گر مدینہ قیام ہو جائے

میں جو پلکوں سے چوم لوں روضہ
دل کی حسرت تمام ہو جائے

اس کے قدموں کو چوم لے جنت
جو نبیؐ کا غلام ہو جائے

یہ شمیمؔ حزیں کی حسرت ہے
نعت گوئی میں نام ہو جائے

دلِ حساس میں جلووں کا خزینہ آئے
جب تصور میں رخِ شاہِ مدینہ آئے

صبحِ صادق کی ضیا ہو کہ شبِ تاب کا نور
دیکھ لے عکس تو جلووں کو پسینہ آئے

میمِ احمد کی تب و تاب کہ اللہ اللہ
ضو فشاں جیسے انگوٹھی میں نگینہ آئے

دین و دنیا کی جو دولت بھی ہے ٹھکرا دوں
میرے حصے میں اگر خوابِ مدینہ آئے

اشک بہتے ہیں لہو بن کے مری آنکھوں سے
جب کبھی یاد مجھے حج کا مہینہ آئے

بن گیا حبِ نبی جیسے سہارا دل کا
بحرِ آلام میں جب اپنا سفینہ آئے

پیاس کی آگ بجھانے کے لیے دیکھ شمیم
جامِ کوثر کا لیے شاہِ مدینہ آئے

جان من جان رسول اعظم
دین و ایمان رسول اعظم

رب کی پہچان رسول اعظم
حسن عرفان رسول اعظم

زندہ قرآن رسول اعظم
حق کا فرمان رسول اعظم

جن سے محبوب سلاطین زمن
در سلطان رسول اعظم

مشکل مت مانیں اب تو
کیجیے آسان رسول اعظم

دین و ایمان دل و جان شمیم
تجھ پہ قربان رسول اعظم

پھولوں میں تازگی ہے بہاروں میں مستیاں
نعت رسول پڑھتی ہیں طیبہ کی تتلیاں

ہم عاصیوں سے کیا ہو بیاں عظمت رسول
پوچھے کوئی خدا سے نبی کی بلندیاں

صابر تھے اس قدر کہ نہیں صبر کی مثال
ان کو بھی دی دعائیں جنہوں نے دی گالیاں

رحمت کے پالنے میں تھے سرکار جلوہ گر
حوریں سُنا رہی تھیں ہمہ وقت لوریاں

لب پر ہو اس گھڑی مرے کلمہ حضور کا
بندھ جائیں جس گھڑی مری سانسوں میں ہچکیاں

رکھ کر میں سر پہ کرتا طواف جہاں شمیم
مل جاتیں مصطفیٰ کے جو پاؤں کی جوتیاں

جو تھی روز ازل سے زینت عرش بریں ہو کر
وہی آیا جہاں میں رحمت عالمیں ہو کر

تمام انبیاء آئے گئے خندہ جبیں ہو کر
مگر محبوب حق آئے شفیع مذنبیں ہو کر

وہی اک نور جو چمکا تھا پیشانی آدم میں
جہاں کو آشکارا کر دیا نور مبیں ہو کر

کبھی آیا وحی لے کر وہ نامہ بر کی صورت میں
کبھی آیا جناب یار میں روح الامیں ہو کر

یہی اپنی متاع دین و دنیا ہے شمیم انجم
رہے تا زندگی عشق محمد دل نشیں ہو کر

فرش سے عرش تلک پھیلی ہے نکہت تیری
ہے بہار گل و گلزار محبت تیری

تیرا دانہ تیرا پانی ہے میسر مجھ کو
"شامل حال ہے ہر لمحہ عنایت تیری"

قبر سے حشر تلک یا شہِ ابرار فقط
پیش آئے گی ہر اک گام ضرورت تیری

میں گنہگار، خطا کار، سیہ کار سہی
سارے نبیوں کو رسولوں کو ہے حاجت تیری

تیری عظمت کا احاطہ کرے کیسے کوئی
زلفیں واللیل ہیں والشمس ہے صورت تیری

اک شمیمِ دلِ خستہ کی تمنا ہے یہی
خواب ہی میں سہی ہو جائے زیارت تیری

وہ نظر آتے ہیں سرکار رسول عربی
کر رسائی آپ تو دید رسول عربی

حشر کی دھوپ میں چھاؤں میں برسے رحمت
سایۂ زلف طرحدار رسول عربی

کیسے محفوظ رہے عظمت ایمان یہاں
رہزنی ہے سر بازار رسول عربی

آپ کے پائے مقدس کا یہی ہے اعجاز
صحرا صحرا ہے چمن زار رسول عربی

ڈوب جائے گی جو دین کی کشتی کیسے
ناخدا جب کہ ہیں سرکار رسول عربی

سر مرے کار گنہ ہوتے ہیں در پردہ تبسم
تیری رحمت سر بازار رسول عربی

اِدھر اچھا نہیں لگتا اُدھر اچھا نہیں لگتا
نہیں ہوتے شہِ بطحیٰ جدھر اچھا نہیں لگتا

چہرہ ماہ ستاروں سے حسیں ہے چاند کا چہرہ
مرے آقا کے تلووں سے مگر اچھا نہیں لگتا

یہ کیسی انسیت ہے عشق ہے دل کا تعلق ہے
نہ دیکھوں گنبدِ خضرا اگر اچھا نہیں لگتا

بسی ہے جب سے تصویرِ مدینہ میری آنکھوں میں
چمن اچھا نہیں لگتا ہے گھر اچھا نہیں لگتا

بشر ہو کر جو کہتا ہے بشر محبوبِ داور کو
خدا کو بھی شمیم ایسا بشر اچھا نہیں لگتا

موسمِ گل موسمِ گلزار ہونا چاہیے
ہر گھڑی ذکرِ شہِ ابرار ہونا چاہیے

یوں اسیرِ گیسوئے خمدار ہونا چاہیے
روبرو روئے جمالِ یار ہونا چاہیے

بھیجئے ہر لمحہ محسنِ انساں پر درود
عشق ہے تو عشق کا اظہار ہونا چاہیے

ٹکڑا ٹکڑا ہو گیا ہے میری تہ داری کا چاند
بس اشارہ آپ کا سرکار ہونا چاہیے

ہے تمنا جب کھلیں آنکھیں ہماری قبر میں
یا نبی بس آپ کا دیدار ہونا چاہیے

نعت لکھنے کا مزا جب ہے تصور میں شمیم
شہرِ طیبہ کا حسیں دربار ہونا چاہیے

ہر حرف نور کا پیکر عیاں ہوتا ہے
"جب نعت نذر شہ کون و مکاں ہوتا ہے"

شوق دیدار محمد کا گماں ہوتا ہے
جب بھی وصف نبی ورد زباں ہوتا ہے

ان کی عظمت کا ظفر قدر جہاں ہوتا ہے
عشق جس دل میں محمد کا نہاں ہوتا ہے

سانسیں پڑھتی ہیں سدا عشق محمد میں درود
اور تصور میں مدینے کا سماں ہوتا ہے

ذہن سے سوچ اڑا کر جو پڑھے نادان
مرتبہ ان کا تو قرآں سے عیاں ہوتا ہے

دل تو رہتا ہے طوف در والا میں مگن
بس فقط جسم مرا جسم یہاں ہوتا ہے

ذکر نعلین مبارک بھی جو چھیڑے شمیم
ہر گھڑی دل میں یہ ارمان جواں ہوتا ہے

مرا جب سے لگا ہے من تمہارا یا رسول اللہ
بلندی پر ہے قسمت کا ستارہ یا رسول اللہ

معطر ہے ترے اوصاف کی پیاری خوشبو سے
قلم میرا ہے کاغذ کا یہ پارہ یا رسول اللہ

منور کر دیا قسمت کو میری شمس و قمر نے
ہوا ہے نور کا ہر سمت نظارہ یا رسول اللہ

نہیں پڑھتا جو درود پاک اس سے جنت نہیں جاتی
محبت میں بھی گر ہوتا خسارہ یا رسول اللہ

فرشتے بھی سجدہ کرتے ہیں مرے دونوں کو
میں جب بھی نام لیتا ہوں تمہارا یا رسول اللہ

سمجھ لوں گا میں معراج ہے اپنے مقدر کی
اگر ہو جائے طیبہ کا نظارہ یا رسول اللہ

سر محشر شمیم وارثی کی لاج رکھ لینا
تمہیں ہو بے سہاروں کا سہارا یا رسول اللہ

جب بھی توصیفِ نبیؐ مدحتِ سرور لکھنا
باوضو ہو کے قلم مشک سے دھو کر لکھنا

اتنا آسان نہیں وصفِ پیمبر لکھنا
سب سے بہتر ہے انھیں مالک و سرور لکھنا

جب کہ قرآن نے کہا ہے انھیں طٰہٰ یٰسین
دونوں عالم سے انھیں بہتر و برتر لکھنا

پہلوئے عشقِ محمدؐ میں دھڑکتے دل کو
جذبۂ شوق کا بیتاب سمندر لکھنا

جن کی خاطر ہوئی تخلیقِ جہانِ ہستی
ان کو لولاک لما ، مظہرِ داور لکھنا

شدتِ یادِ نبیؐ سے شبِ ہجراں میں اگر
اشک آنکھوں سے جو ٹپکے انھیں گوہر لکھنا

حمد ہو نعت ہو یا کوئی مناجات شمیمؔ
فکر و احساس کے انداز بدل کر لکھنا

صبا ہر گل کی پیشانی پہ یہ پیغام لکھ دینا
مہکتی خوشبوؤں سے عشق کا نام لکھ دینا

اگر ممکن طواف کعبہ قدس مقدر میں
تو میرے نام طیبہ کی سحر کی شام لکھ دینا

اسی کے اپنے لب پر تشنگی میں نے سجائی ہے
مرے حصے میں کوثر کا چھلکتا جام لکھ دینا

نبی کے در کے ذرے کو جہاں کہکشاں لکھنا
تو خار کوچہ طیبہ کو بھی گلفام لکھ دینا

سدا پلکوں سے میں اپنی بہاروں روضۂ اطہر
خداوندا! مری قسمت میں یہ انعام لکھ دینا

قضا کے بعد بھی ہو صورت سرکار آنکھوں میں
یہ تحفہ آخرت کا بھی ہمارے نام لکھ دینا

اگر ہچکولے کھائے کشتی ہستی شمیم انجم
تو کشتی پر امام الانبیاء کا نام لکھ دینا

پھولوں سے شگفتہ ہے قمر سے تو حسیں ہے
تجھ جیسا بشر کوئی نہیں کوئی نہیں ہے

قرآن کی ہر اک بات پہ ایمان و یقیں ہے
سلطان فلک ہے تو ہی سلطان زمیں ہے

جس روضۂ انوار پہ ہر عرش بریں ہے
اس روضۂ انوار پہ خم میری جبیں ہے

ہر در کا بدل ڈھونڈ سے مل جائے گا لیکن
تمثیل کہیں شہر مدینہ کی نہیں ہے

پیش آئیں گے محشر میں فرشتے بھی ادب سے
عشق شہ کونین اگر دل میں مکیں ہے

کہہ دوں گا مدینے میں پہنچ کر شمیم ان سے
جینا بھی یہیں ہے مجھے مرنا بھی یہیں ہے

چھپا ہے پردہ ء بشر ہے
وہی تو نورِ خدا مگر ہے

خدا نہیں ہے، مگر خدائی
وہ سارے نبیوں میں معتبر ہے

ادب سے نامِ رسول لینا
وہ محترم ہے عظیم تر ہے

نہ چاند میں ہے نہ کہکشاں میں
چمک حسیں جو ترے گھر ہے

فرشتے ہونٹوں کو چومتے ہیں
جو نعتِ سرور زباں پہ ہے

مرے گناہوں کی بات رکھنا
کہ تاج بخشش تمہارے سر ہے

مدینہ کہتی ہے جس کو دنیا
وہی رسولِ خدا کا گھر ہے

شمیم اعزاز ہے یہ اس کا
"اُدھر خدائی ہے وہ جدھر ہے"

ہنستے ہوئے مرنے کی دعا مانگ رہا ہوں
بیمار نبی کا ہوں دوا مانگ رہا ہوں

ب شہر میں پر کیف فضا مانگ رہا ہوں
گیسوئے معنبر کی ہوا مانگ رہا ہوں

اے باد صبا خاک مدینہ ہی اٹھا لا!
بے نور نگاہوں کی ضیا مانگ رہا ہوں

اک بار بھی طیبہ کی زیارت ہو میسر
سرکار کی سرکار میں کیا مانگ رہا ہوں

جنت کی طلب ہے نہ خزانے کی تمنا
اک نظر کرم روز جزا مانگ رہا ہوں

گلزار مدینہ کی طرف آنکھ جھکا کر
بلبل سے چہکنے کی ادا مانگ رہا ہوں

سب جود و کرم مانگے خدا سے شمیم انجم
میں نسبت محبوب خدا مانگ رہا ہوں

صدقہ ذکرِ نبیؐ کا پا رہا ہوں
مدینہ جا رہا ہوں آ رہا ہوں

جو کہتے ہیں نبیؐ کو اپنے جیسا
میں ان کو آئینہ دکھا رہا ہوں

زمیں والے ہیں کیا نعتِ نبیؐ سے
فلک والوں کا دل بہلا رہا ہوں

ہے نمدیدہ مہ و انجم فلک پر
میں ذکرِ کربلا دوہرا رہا ہوں

درودوں سے سجا کر دل کی دنیا
مزہ عرشِ بریں کا پا رہا ہوں

کہاں میں ہوں کہاں کوئے مدینہ
دلِ بیتاب کو سمجھا رہا ہوں

شمیمؔ انجم درِ حمد و ثنا پر
عقیدت کا علم لہرا رہا ہوں

خاکِ طیبہ مری آنکھوں کو میسر ہو جائے
دن پہ شاہِ امم میرا مقدر ہو جائے

وہ شہنشاہِ زمانہ ہے زمانے والو
جو درِ شاہِ مدینہ کا گداگر ہو جائے

پردہ چہرے سے ہٹائیں تو جہاں چمکے
خوشبوئے گیسو تو فضا ساری معطر ہو جائے

سجدۂ شکر ادا ہو گا مرا اب آقا
روضۂ پاک نظر کو جو میسر ہو جائے

غیر آباد مرے قلب کا گوشہ گوشہ
شاہِ کونین کی یادوں سے معطر ہو جائے

ہے یہی عرضِ تمنا کہ قضا سے پہلے
حاضری شاہِ عرب آپ کے در پر ہو جائے

ان کے تلووں سے رہوں میں بھی لپٹ کر اے شمیم
خاکِ طیبہ کی طرح میرا مقدر ہو جائے

کس کی ہو گئی میں تو تڑپ ہو جائے
میں بھی تڑپوں بھی ان کو خبر ہو جائے

آپ رحمت کے خزینے ہیں بھی ہم ہیں
ہم غلاموں پہ بھی اک لطف نظر ہو جائے

چہرہ قرآن، بدن نور ہو
کہ جھلک دیکھ لے دیدۂ بشر ہو جائے

پائے اقدس کی چمک سے ہیں ستارے روشن
آپ منہ پھیر لیں تب نور قمر ہو جائے

کس سے پہنچے گی قفس تک آمد کی
یہ نہیں شہر مدینہ کا سفر ہو جائے

میں سمجھ لوں گا محبت کی یہی ہے معراج
مدحت نور کا حاصل جو ہنر ہو جائے

ہے شمیم اس شہ کونین کی رحمت پہ نثار
جس کے دربار میں ذرہ بھی گہر ہو جائے

جنت میں ہے نہ لالہ و گل کے جگر میں ہے
خوشبو تو دو جہاں کی حلیمہ کے گھر میں ہے

روشن وہ اک چراغ جو عرشِ بریں پہ تھا
پرتو اُسی چراغ کا شمس و قمر میں ہے

کیسے کسی مقام پہ ٹھہرے مری نظر
روز ازل سے گنبدِ خضرا نظر میں ہے

حیراں ہیں قدسیانِ فلک میری موت پر
عشقِ نبیؐ جو ملکِ عدم کے سفر میں ہے

احمد میں ایسے 'میم' کا جلوہ ہے موجزن
جیسے اک آئینہ نہاں آئینہ گر میں ہے

مشتاقِ دید ہوں ترے روئے جمیل کا
دل فرشِ راہ، چشم تری رہ گذر میں ہے

میں وہ غلام حضرتِ "وارث" ہوں اے شمیمؔ
منزل حیات و موت کی میری نظر میں ہے

اب ذرۂ حقیر ہوں گوہر نہیں ہوں میں
خاکِ درِ رسول سے بہتر نہیں ہوں میں

پینے کے باوجود بھی نعتِ شہِ امم
محسوس کر رہا ہوں مخمور نہیں ہوں میں

کیا کچھ نہیں ہے پاس جو عشقِ رسول ہے
دنیا سمجھ رہی ہے تونگر نہیں ہوں میں

دامن نبی کا تھام کے محسوس یہ ہوا
دنیا میں اب کسی سے بھی کمتر نہیں ہوں میں

مجھ کو تمامی درِ والا نصیب ہے
کیسے کہوں کہ اہلِ مقدر نہیں ہوں میں

دل تو قریبِ روضۂ اطہر ہے اے شمیم
مانا قریبِ روضۂ اطہر نہیں ہوں میں

جب جب دیکھوں نور کا جلوہ لگتا ہے
گنبد خضریٰ کتنا اچھا لگتا ہے

روئے نبی کو چاند سے مت دو تم تشبیہ!
میلا میلا چاند کا چہرہ لگتا ہے

ان کے آگے خوشبو کی اوقات ہی کیا
عطر میں ڈوبا جن کا پسینہ لگتا ہے

لب کھولیں تو کانوں میں رس گھل جائے
اُن کا لہجہ کتنا میٹھا لگتا ہے

زلفیں ہیں واللیل نبی آمد کی
روئے منور ایک صحیفہ لگتا ہے

کیوں نہ شمیم اس در کی گدائی پر ہو نثار
جس در کا ادنیٰ بھی اعلیٰ لگتا ہے

یہ قمقمے یہ جہاں یہ رنگ و بو کیا ہے
نبی کا نور نہیں ہے تو چار سو کیا ہے

یہ بوئے گل یہ چنبیلی یہ بھینی بھینی مہک
فقط نبی کا پسینہ ہے رنگ و بو کیا ہے

انھیں کا ہاتھ ہوا اُن نبی کی رحمتوں سے مفر؟
''تمھیں کہو کہ یہ طرزِ گفتگو کیا ہے''

صبا ضرور مدینے سے ہو کے آئی ہے
یہ خوشبو خوشبو ہواؤں میں چار سو کیا ہے

بروئے چشم تمنا ہو گنبدِ خضرا
اس آرزو کے سوا اور آرزو کیا ہے

یہی کہوں گا سدا میں رہوں غلام نبی
خدا جو پوچھے گا مجھ سے کہ آرزو کیا ہے

جہاں پہ جاتے ہیں قدسی بھی سر جھکائے شمیم
وہاں پہ کیا تری اوقات اور تو کیا ہے

جو پردہ چہرے سے آقا ہٹائے رہتے ہیں
نہ تیرے شرم سے آنکھیں چرائے رہتے ہیں

جمال و نور کی خیرات مانگنے کے لیے
ستارے رہ میں دامن بچھائے رہتے ہیں

سجا کے آپ کی یادوں سے یا شہِ والا
ہم اپنے دل کو مدینہ بنائے رہتے ہیں

انہیں بھنور بھی یقیناً ڈبو نہیں سکتا
جو لو نبی سے ہمیشہ لگائے رہتے ہیں

درِ رسول پہ سجدہ روا نہیں مانا
ہم اہلِ دل ہیں یہاں دل جھکائے رہتے ہیں

سنا ہے جب سے مدینہ حسیں ہے جنت سے
تمنا دید کی دل میں بسائے رہتے ہیں

یہ فیض ان کے پسینے کے ذکر کا ہے شمیم
جو ہم بھی بوئے سمن میں نہائے رہتے ہیں

تری یادیں ہیں جنت کی یہاں بیری تیری
متاعِ آخرت ہے یا محمدؐ عاشقی تیری

پڑھے جب بھی کوئی قرآں یہ محسوس ہوتا ہے
مہکتی ہے فضا میں گفتگو خوشبو بھری تیری

بشر اندازہ کرسکتا نہیں ہے شانِ رحمت کا
خدا ہی جانتا ہے یا محمدؐ برتری تیری

ہزاروں بار تارے ٹوٹ کر پلکوں سے بکھرے ہیں
کہ جب بھی یاد آئی ہے رسولِ ہاشمی تیری

کبھی لوٹا نہ خالی ہاتھ در سے مانگنے والا
کہ ہے مشہورِ عالم میں سخاوت اے سخی تیری

کبھی ہم آشنا ہوتے نہ ذاتِ کبریائی سے
اگر حاصل نہ ہوتی شاہِ بطحا رہبری تیری

جو حاصل ہے غلامی درِ وارث علی تجھ کو
بلندی پر ہے قسمت اے شمیم وارثی تیری

جاری رکھو درود کی رفتار رات دن
ہیں سے تصورات میں سرکار رات دن

وہ تو کہاں سے دیکھئے صبح کے چاند سے
"ہوتی رہے گی بارش انوار رات دن"

شدت نہ ہم سے پوچھ فراقِ رسول کی
گردن پہ جیسے چلتی ہے تلوار رات دن

چھوڑا جس نے عشق نبی کو بنا لیا
امداد اس کی کرتا ہے منجدھار رات دن

پابند جو نہ ہوگا درود و سلام کا
دوزخ میں وہ جلے گا گنہگار رات دن

یارب! یہی ہے آرزو مرنے کے بعد بھی
پیشِ نظر ہو صورتِ سرکار رات دن

ذکرِ رسول جب سے ہے وردِ زباں شمیم
رہتا ہے دل میں موسمِ گلزار رات دن

[illegible]
[illegible] آپ ہیں

[illegible]
[illegible] آپ ہیں

[illegible]
[illegible] آپ ہیں

[illegible]
[illegible] آپ ہیں

[illegible]
[illegible] آپ ہیں

دل پہ رکھ کر ہاتھ کہتا ہے شمیم
میرے آقا میرے مولا آپ ہیں

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

نبی کی بات الگ ہے کوئی شمیم انجم
مثال ڈھونڈ کے لے ذرا مدینے کی

با خدا با خدا با خدا چاہیے
مجھ کو دامن خیر الوریٰ چاہیے

قبر میں حشر میں حشر میں قبر میں
یا نبیؐ آپ کا آسرا چاہیے

جس میں آئے نظر صورت مصطفیٰ
کوئی ایسا حسیں آئینہ چاہیے

موت آئے مدینے کی آغوش میں
عاشقوں کو بھلا اور کیا چاہیے

اب ہے چاہت مجھے کی نظر گر
نقش پائے شہ مصطفیٰ چاہیے

نعت گوئی کا مجھ کو ہنر مل گیا
اے شمیم حزیں اور کیا چاہیے

[illegible] میں لگے ہیں
[illegible] چھپانے میں لگے ہیں

ہے رحمت [illegible] کی [illegible] میں ہم
مشتاق [illegible] جتانے میں لگے ہیں

گستاخ [illegible] جو پہنچتے ہیں [illegible]
[illegible] مقدر وہ [illegible] میں لگے ہیں

ہاتھوں میں ہے [illegible] تیشہ [illegible]
وہ [illegible] سب کی بجھانے میں لگے ہیں

[illegible] کی جب سے کی ہے
بت [illegible] منہ کو چھپانے میں لگے ہیں

دنیا تو امیروں کی طرف دیکھ رہی ہے
وہ [illegible] غریبوں کے اٹھانے میں لگے ہیں

ہے پیش نظر روضۂ آقا جو شمیم آج
جذبات مرے اشک بہانے میں لگے ہیں

جنونِ عشق کی حد سے گزر گیا ہوتا
شعوری یاد نہ ہوتی تو مر گیا ہوتا

خدا گواہ نہ ہوتا ہمیں مرے شانہ
میں غیب ہو کے تجھی حبیب کر گیا ہوتا

ابھی تجھی ہوئی ہوتی نبی کے قدموں میں
پرندہ وقت کا پرواز کر گیا ہوتا

زمانہ رب سے منور ہے جو بھی ہوتی
اندھیرا کفر کا سب موت مر گیا ہوتا

حسین رن میں اگر بے نقاب ہو جاتے
یزیدِ وقت کا چہرہ اتر گیا ہوتا

مفلسی! یہ بھی کسی بار تماشا ہو جائے
ہند میں رہ کے مدینے کا نظارہ ہو جائے

تم جو پردہ تو ہٹا دو کہ خطے سے موتی بچے
منتظر وہ تو مدینے میں اب ہو جائے

چھوڑ دی اس لیے امید پہ کشتی میں نے
تم اگر چاہو تو دریا میں بھی رستہ ہو جائے

اس کو دوزخ کی کبھی آگ نہیں چھو سکتی
مہرباں جس پہ بھی محبوب خدا کا ہو جائے

نعتیہ دوہا غزل

[illegible]

[illegible]
[illegible] میں [illegible] قرآن

[illegible] شان
[illegible]

[illegible]
[illegible] نعت نبی ہونٹوں پر [illegible]

پھولوں کو خوشبو دی، خوشبو کو [illegible]
اور اپنے محبوب کو رب نے دیا قرآن

جو رب کے محبوب کا کرتا ہے سمان
بیشک جنت کا وہی ہوتا ہے مہمان

پڑھ کر ہم نے دیکھی نعت نبی کی شان
خوشبو خوشبو ہو گیا گھر، آنگن، دالان

مجھ بے بس لاچار پر مولا کر احسان
ان کا روضہ دیکھ لوں دل میں ہے ارمان

نعتیہ رُباعیات

بگڑی ہوئی تقدیر سنور جاتی ہے
اے شوقِ تقدیر بدل جاتی ہے
آ رحمتِ عالم کے درِ اقدس پہ
بگڑی یہاں ہر ایک کی بن جاتی ہے

قرآن کا جو پارہ ہے چہرہ تیرا
آئینہ شفاف ہے جلوا تیرا
جو بند پسینے کی بکھیرے خوشبو
نبیوں میں بہت اعلیٰ ہے رتبہ تیرا

پھولوں میں بھی ہے جو مہک تیری ہے
ریب ستاروں میں چمک تیری ہے
پوشیدہ ہے شے میں ہے جلوہ تیرا
ہر دل میں جو تجلی ہے سب تیری ہے

سلطان رسل ہیں رسول اکرم
ہر سمت درخشاں ہیں رسول اکرم
یہ مرتبہ یہ شان تو دیکھے کوئی
اللہ کے مہماں ہیں رسول اکرم

تاروں نے چمکنے کی ادا پائی ہے
پھولوں نے مہکنے کی ادا پائی ہے
اک سرور کونین کی آمد کے طفیل
بلبل نے چہکنے کی ادا پائی ہے

دنیا سے جہالت کو مٹایا کس نے
نفرت کو نسیم پیار بنایا کس نے
ڈوبے ہوئے سورج کو بلایا واپس
یہ معجزہ نبیوں میں دکھایا کس نے

سوئی ہوئی تقدیر جگانے آئے
روتے ہوئے چہروں کو ہنسانے آئے
محبوب خدا ہادی و رہبر بن کر
دنیا کو تباہی سے بچانے آئے

سب کے محبوب ہیں شاہ بطحیٰ
نبیوں میں بہت خوب ہیں شاہ بطحیٰ
ہے ارض و سما نور سے جن کے روشن
وہ نور کے مکتوب ہیں شاہ بطحیٰ

نعتیہ دوہے

رشکِ مدینہ پر کرے جو جنّت صد بار
وہ ارض بھی جنت کی پہونچے نبی کے پاس

ان دونوں کے درمیاں کی ہے کیا جان
عجب ہے عظمت مرے حبیب کی شان

منکر ہے تو کیا ہوا نعت کے دیکھا ہے بار
بڑے دیدہ ہیں مرے اولیں سرکار

تیرے ورد پاک سے خوش ہوگا معبود
بھیجیں اس عالی ذات پر صبح و مسا درود

نور و نکہت کی ہوئی محفل میں برسات
تم نے سنائی جس گھڑی پیارے نبی کی نعت

شمس میں جن کی روشنی، چاند میں جن کا نور
وہ رب کے محبوب ہیں نبیوں میں مشہور

جن سے چمکے چندرما جن سے مہکے پھول
وہ رب کے دلدار ہیں جن کا لقب رسول

مجھ سے جب پوچھی مری آنکھوں کی تقدیر
ایک میں کعبہ ایک میں طیبہ کی تصویر

ماری ماری میں پھروں لے کر تیری چاہ
مجھ برہن پہ یا نبی کیجے ایک نگاہ

پنجرے سے پنچھی اڑے دل سے اڑ گئے چین
سن کر کربل کی کتھا بھر بھر آویں نین

جس دم اتری فرش پر وہ نورانی ذات
سورج نکلا توڑ کر کفر کی کالی رات

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

تجھ سے منت مری اے [illegible]
[illegible]

ہم تو خود راز ہیں قرآں ہے خود
راز [illegible]

روشن ہے معرفت [illegible]
[illegible]

مولا ہم بندے ترے [illegible] سے ہیں مشہور
تو نے بھیجا [illegible] ایک سراپا نور

گستاخی کے خوف سے تھر تھر ہے جان
نبیوں کے سلطان کا کیسے کروں بکھان

نعتیہ گیت

اے مدینے کی ہوا - اے مدینے کی ہوا
خوشبوئے زلفِ نبی سے تو اس پر چلی

آنکھیں روشن چہرہ درخشاں
جن پہ جیسے چمکے قرآں
کتنی حسین ہے رب کا مہماں
باب قرآں کی تفسیر ہے ہر ایک ادا
اے مدینے کی ہوا ......

اللہ اللہ جسم معطر
گزرے جدھر سے مہکے گھر گھر
ہم نے نہ دیکھا ایسا پیمبر
جس کی خوشبو سے ہے سرشار نبوت کی فضا
اے مدینے کی ہوا ....

میری عبادت عشقِ محمد
میری اطاعت عشقِ محمد
میری شفاعت عشقِ محمد
شمعِ عشق نہ بجھ جائے کہیں بھی خدا
اے مدینے کی ہوا

قبر مری روشن ہو جائے
دور مری الجھن ہو جائے
ذات مری کندن ہو جائے
دیکھ لیتا جو جا کے رخِ محبوب خدا
اے مدینے کی ہوا......

رب کی مجھے نعمت حاصل ہے
سب سے بڑی دولت حاصل ہے
مجھ کو شمیم عظمت حاصل ہے
نعت گوئی کا ہنر جو مری قسمت میں ملا
اے مدینے کی ہوا..............

نعتیہ ماہیے

انمول نگینہ ہے
چشم تمنا میں
تصویر مدینہ ہے

سچ مان محمد کا
دونوں جہاں پر ہے
احسان محمد کا

کیا لطف ہے جینے میں
موت نہ گر آئے
سرکار مدینے میں

گرداب میں کشتی ہے
پار لگائے جو
وہ آپ کی ہستی ہے

وہ چاند مدینے کا
درس دیا سب کو
تہذیب سے جینے کا

وہ رب کا دلارا ہے
روئے حسیں جس کا
قرآن کا پارہ ہے

لفظوں کا خزینہ ہیں
امی لقب جن کا
وہ شاہِ مدینہ ہیں

طوفان بھی ٹل جائے
نامِ نبی جس دم
ہونٹوں پہ مچل جائے

اظہارِ عقیدت ہے
نعتِ نبی پڑھنا
اک جزوِ عبادت ہے

عالم کی تمنا ہے
پیاس بجھانے کو
زم زم کی تمنا ہے

جب ایسا کبھی کرنا
مشک سے منہ دھو کر
تم ذکر نبی کرنا

اعلیٰ سے بھی اعلیٰ ہے
رتبہ شہ دیں کا
نبیوں میں نرالا ہے

محبوب خدا تم ہو
رحمت دو عالم
نبیوں میں جدا تم ہو

رتبے میں بھی عالی ہے
شان محمدؐ کی
دنیا میں نرالی ہے

گلزارِ مدینہ ہیں
رحمتِ دو عالم
کے نور خزینہ ہیں

جب آئے شہ عالم
فرطِ عقیدت سے
کھلی شاخ گل تر تر

وہ دل بھی مدینہ ہے
جس میں محمدؐ ہیں
یادوں کا خزینہ ہے

بگڑی کو بنا لینا
عشقِ محمدؐ سے
دل اپنا سجا لینا

ایمان چمکتا ہے
وصفِ محمدؐ سے
قرآن چمکتا ہے

دل اپنا لہو کر کے
کیجیے تصور بھی
طیبہ کا وضو کر کے

اک بار بلا لیجیے
روضۂ اقدس پر
سرکار بُلا لیجیے

قدرت کی نشانی ہے
میرے محمدؐ کا
سایہ ہے نہ ثانی ہے

خوشبو سے لدی ہوگی
بادِ صبا جس دم
طیبہ سے چلی ہوگی

رہ لاج کمینے کی
مجھ کو میسّر ہو
اک شام مدینے کی

سب نور کا دھارا ہے
خود سے بھی بڑھ کر
حبیب کا نظارا ہے

ارمان ہے سینے میں
پہنچوں کبھی آقا
اک بار مدینے میں

چاہت کا نگینہ ہے
آنکھوں میں ہے کعبہ
اور دل میں مدینہ ہے

انمول خزینہ ہے
مشک نہیں جس کو
آقا کا پسینہ ہے

لو ہم نے لگالی ہے
آنکھ میں ہر لمحہ
روضے کی ہی جالی ہے

بہتر سے بہتر بھی ہیں
ہادیٔ اعظم ہی
نبیوں سے بھی سرور ہیں

تنویر جگاتا ہوں
دل میں مدینے کی
تصویر بناتا ہوں

تم شانِ نبوت ہو
پیارے نبی میرے
تم منبعِ رحمت ہو

ذیشان ہوئے تم ہی
عرشِ معلیٰ کے
مہمان ہوئے تم ہی

ماہیے

نذرِ شہیدانِ کربلا

کربل کی کتھا سن کے
اہلِ حسینی کی
آنکھوں سے لہو ٹپکے

سر اپنا کٹایا ہے
آلِ نبیؐ نے یوں
اسلام بچایا ہے

منقبت کے ماہیے

[بہ بارگاہ سیدنا خواجہ معین الدین چشتیؒ]

اس روضۂ چشتی پر
نور برستا ہے
اجمیر کی دھرتی پر

آفت سے نہ گھبراؤ
بات مری مانو
اجمیر چلے آؤ

وہ ہند کا راجہ ہے
مانگ وہاں جا کر
پرجا کا وہ داتا ہے

وہ غوث کا ہے دلبر
جس نے کرامت سے
کوزے میں کیا ساگر

ہو کتنے سخی خواجہ
لے کے مراد دل
جاتے ہیں سبھی خواجہ

عثمان کے پیارے ہیں
خواجہ معین الدین
زہرا کے دلارے ہیں

نعتیہ ہائیکو

وصفِ شانِ نور
مشک سے قلم دھو کر
تبھی حضور

سیدالبشر
آپ کے اشارے پر
شق ہوا قمر

دے کوئی مثال
کون ہے محمدؐ سا
صاحبِ جمال

دشمن حضور
سب درشن دوزخ میں
جائیں گے ضرور

حسن بے مثال
رحمت دو عالم ہیں
آمنہ کے لال

وہ شیریں گفتار
لب کھولیں تو پھول جھڑے
محبوب غفار

ہوتی دعا مقبول
پیشانی پر مل لیتا
پیارے نبی کی دھول

دیکھے کوئی یہ شان
پیارے نبی کے ہاتھوں پر
لائے عمر ایمان

پیارے نبیؐ کی شان
زلفیں ہیں والیل تو
چہرہ ہے قرآن

حیبہ کی اک شام
کہہ دے نبیؐ کے صدقے میں
مولا میرے نام

بول اٹھا قرآن
نبیوں میں سب سے اعلیٰ
شاہِ امم کی شان

نبیوں کے مہراج
رکھنا اپنی امت کی
محشر کے دن لاج

اے میرے معبود
بعدِ قضا بھی ہونٹوں پر
جاری رہے درود

نعتوں کے اشعار
جس جا پڑھے جائیں ہوتی ہے
رحمت کی بوچھار

نبیوں کے سلطان
آپ کے دم سے ہے روشن
مومن کا ایمان

پیارے نبی کی نعت
لوحِ قلم تو کیا لکھے
کیا تیری اوقات

ہے اس پر ایمان
عشقِ نبی کی دولت ہے
بخشش کا سامان

لب پہ ہو درود
جب تک رہے قائم
یا خدا وجود

شاہِ ذوالکرام
ہیں تمام نبیوں کے
آپ ہی امام

روئے مصطفیٰ
دیکھ کر ملائک بھی
بولے مرحبا

سجدۂ رسول
ہے نمازِ الفت میں
مومنو! قبول

تیرگی چھٹی
جب ہوئی شمیم انجم
آمدِ نبی

نعتیہ ٹانکا

(۵ + ۷ + ۵ + ۷ + ۷ = ۳۱ ارکان)

یہ دل سرکار
مجھ کو ہوا تحفے
طیبہ میں آب بار
مقدس ن ب اتج
سن تیج ہم خد

جگنو تارے پھول
پائے نبی سے آگے ہیں
ساری چیزیں دھول
ہے رب کا فرمان یہی
بول اٹھا قرآن یہی •

دنیا تشنہ کام
اپنے آقا سے مانگے
کوثر کا اک جام
جود و سخا کا دریا ہے
وہ نبیوں میں اعلیٰ ہے

ہے نسخہ معقول
پیشانی پہ مل لیجیے
پائے نبی کی دھول
بخشش کا اعلان ہے یہ
جنت کا سامان ہے یہ

نعتیہ کہہ مکرنیاں

اس کی باتوں سے رس ٹپکے
مسکائے تو غنچہ چٹکے
رتبے میں وہ سب سے اعلیٰ
کون بتاؤ؟
کملی والا!

جگنو، چاند ستارے پھول
سب ان کے قدموں کی دھول
بعد خدا کے ہیں وہ امجد
اے سکھی کوئی؟
نہیں محمدؐ

یاد آتی ہے جب جب تیرے
سانسوں میں خوشبو بھر جاتے
کاش کہ ہم ان میں بھی جاتے
اے ساتھی ساجن؟
یا ساتھی حبیب

تجھ سے جب بھی کوئی ملتا ہے
سانسوں میں خوشبو بھر جاتے
چاہے دن ہو یا ہو رات
اے ساتھی خوشیں
یا ساتھی نعت

گلہائے عقیدت

حضور امام عالی مقام حضرت امام حسین کی شان میں

ابن حیدر ہے چراغ ہاشمی میرا حسینؑ
میں سراپا تیرگی ہوں روشنی میرا حسینؑ

جو بھی چاہے بڑھ کے لے لے صدقۂ حسن رسول
کربلا میں بانٹتا ہے زندگی میرا حسینؑ

اس ادائے دلبری پہ کیوں نہ ہو عالم نثار
زیر خنجر کر رہا ہے بندگی میرا حسینؑ

فرش تا افلاک برپا ہے اسی کا تذکرہ
حاصل حمد و ثنا ہے آج بھی میرا حسینؑ

کوئی بھی خالی نہیں لوٹا در حسنین سے
ہے شمیم ابن نبی ابن علی میرا حسینؑ

گلہائے محبت

حضورِ دانِ حق حضرت امام حسینؑ کی شان میں

رشکِ مدینہ رونقِ کعبہ حسینؑ ہیں
خلدِ بریں کا حسنِ سراپا حسینؑ ہیں

بندہ ہوں میں حسینؑ کا مولا حسینؑ ہیں
بیشک مری نجات کا رستہ حسینؑ ہیں

منکر یہ کہہ رہا ہے فنا ہوگئے حسینؑ
قرآن کہہ رہا ہے کہ زندہ حسینؑ ہیں

تھرا رہا ہے خوف سے شمرِ یزید کا
میدانِ کارزار میں تنہا حسینؑ ہیں

مایوس کیوں نہ ہوتی اندھیروں کی زندگی
سرتاپا روشنی کا منارا حسینؑ ہیں

کرتا ہے ناز کرب و بلا جس پہ اے شمیم
شہدائے کربلا میں وہ اعلیٰ حسینؑ ہیں

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی شان میں

ذرا سا ہو کرم مستانہ معین الدین اجمیری
بنا لو اپنا دیوانہ معین الدین اجمیری

کہیں آہیں کہیں نالے، کہیں آنسو کہیں ماتم
بنا ہے دل عزا خانہ معین الدین اجمیری

غمِ فرقت کی شدت سے نہ ہو ایسا کہ مر جائے
تڑپ کر تیرا دیوانہ معین الدین اجمیری

حقیقت کہتے کہتے کائنات بے حقیقت سے
نہ خود بن جاؤں افسانہ معین الدین اجمیری

بنے گا میری بخشش کا سبب اے خواجہ عثماں
ترے کوچے میں مر جانا معین الدین اجمیری

ہماری خاک اُڑ کر روضۂ انوار تک پہنچے
یہی ہے شوقِ پروانہ معین الدین اجمیری

کرم کی اک نظر عثمان ہارونی کے صدقے میں
شمیم انجم پہ فرمانا معین الدین اجمیری

نذرانۂ عقیدت

زندگی کا مدعا ہیں حضرت وارث علی
بیکسوں کا آسرا ہیں حضرت وارث علی

نورِ محبوب خدا ہیں حضرت وارث علی
جادۂ حق کی ضیا ہیں حضرت وارث علی

نورِ چشم مرتضیٰ ہیں راحتِ جانِ بتول
ہمسرِ مصطفیٰ ہیں حضرت وارث علی

ہے جو دیدارِ خدا مقصود آ کر دیکھیے
معرفت کا آئینہ ہیں حضرت وارث علی

قطب و ابدال و قلندر اقتدا جن کی کریں
وہ امامِ اولیا ہیں حضرت وارث علی

غوث کے پیارے دلارے خواجہ اجمیر کے
عترتِ آلِ عبا ہیں حضرت وارث علی

یا بنا دیں یا مٹا دیں جی میں جو آئے شمیم
میری قسمت کے خدا ہیں حضرت وارث علی

حضرت وارث پاک کی شان میں

عظمتِ شانِ رسالت آپ ہیں وارث علی
نعمتِ خاتونِ جنت آپ ہیں وارث علی

نغمۂ سازِ محبت آپ ہیں وارث علی
عندلیبِ باغِ وحدت آپ ہیں وارث علی

جذبۂ اہلِ ریاضت آپ ہیں وارث علی
مردِ میدانِ محبت آپ ہیں وارث علی

واقفِ اسرارِ قدرت آپ ہیں وارث علی
مظہرِ شانِ نبوت آپ ہیں وارث علی

انس کیا حور و ملک بھی طالبِ دیدار ہیں
وہ شہِ بطحا کی صورت آپ ہیں وارث علی

مجھ گنہگار محبت کا یہی ایمان ہے
میری بخشش کی ضمانت آپ ہیں وارث علی

عکس جب آئینے میں ابھرا تو بول اٹھا شمیم
حق تو یہ ہے حق کی صورت آپ ہیں وارث علی

نذرانۂ محبت

یہی حاصل ہے میری بندگی کا
قدم چوما کروں وارث علی کا

نبی کا نور ہیں چہرہ علی کا
کرشمہ دیکھئے جلوہ گری کا

خدا ہو یا کہ ہو روزِ قیامت
بھروسہ ہر جگہ ہے آپ ہی کا

اگر تم سامنے ہوتے نہیں ہو!
مزہ ملتا نہیں ہے عاشقی کا

برائے پنجتن مقبول کر لے!
میں خادم ہوں درِ وارث علی کا

الجھ کر رہ گئے منصور و سرمد!
وہ ہے پرپیچ رستہ عاشقی کا

طوافِ کعبہ اقدس سے بڑھ کر
ہے اک پھیرا شمیم ان کی گلی کا

منقبتی گیت

عظمت دین نبی وارث شیر خدا
تو ہے ولیوں میں جدا، تو ہے ولیوں میں جدا

میری دنیا بھی تو، میری عقبیٰ بھی تو
میرا قبلہ بھی تو میرا کعبہ بھی تو
میری عزت بھی تو میری عظمت بھی تو
میری شہرت بھی تو میری جنت بھی تو
اے حسینوں سے حسیں جان و دل تجھ پہ فدا
تو ہے ولیوں

تیری شان ولادت کا کیا پوچھنا
تیری نظر عنایت کا کیا پوچھنا
تو نے مردوں کو بھی دی عطا زندگی
ایک زندہ کرامت کا کیا پوچھنا
اے شریعت کا دیا، اے طریقت کی ضیا
تو ہے ولیوں میں ۔

آپ کی ذات تو ہے حسن کی ذات ہے
رحمتوں کی ہر اک سمت برسات ہے
انبیاء آپ سے ہیں اولیاء آپ سے ہیں
دو جہاں کی نورانی بارات ہے
جان محبوب خدا تیرا رتبہ ہے بڑا
تو ہے ولیوں میں

تیرے در کی جسے بھی گدائی ملی
اس کے حصے میں ساری خدائی ملی
جس پہ تیری نگاہ کرم اٹھ گئی
اس کو دنیا کے غم سے رہائی ملی
قلب زخمی کو سکوں دو بہر خدا!
تو ہے ولیوں میں

تو جو دامن مصطفیٰ مل گیا
مصطفیٰ مل گئے تو خدا مل گیا
اے شمیم اپنی قسمت پہ نازاں ہوں میں
مرحبا وارثی سلسلہ مل گیا
مجھ کو جو کچھ بھی ملا تیری نسبت سے ملا
تو ہے ولیوں میں... ... ...

حضرت شیخ علی قادری کی شان میں

شاہ کے پیر شیخ علی قادری
عظمتِ مصطفیٰ شیخ علی قادری

شانِ غوثِ الوریٰ شیخ علی قادری
اے [illegible] شیخ علی قادری

مشکلوں میں گھرا ہوں مدد کیجیے
میرے مشکل کشا شیخ علی قادری

آپ سے جو ملا وہ خدا سے ملا
راہِ حق کا پتا شیخ علی قادری

حشر کی دھوپ میں عاصیوں کے لیے
چادرِ فاطمہ شیخ علی قادری

روئے زیبا پہ حور و ملک فدا
مرشدِ مہ لقا شیخ علی قادری

اس شمیمِ گنہگار پر کیجیے
اک نگاہِ عطا شیخ علی قادری

[بہ بارگاہِ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ]

قوتِ ایمان ہیں احمد رضا
سنیت کی جان ہیں احمد رضا

فصلِ گل کی شان ہیں احمد رضا
پھول کی مسکان ہیں احمد رضا

دشمنِ ملت کو پسپا کردیا
قوم پر احسان ہیں احمد رضا

قلبِ پژمردہ کو بخشی تازگی
قلزمِ فیضان ہیں احمد رضا

دشمنانِ دیں پہ جو غالب رہا
وہ علی کی شان ہیں احمد رضا

ہیں اگر آئینۂ حسن و جمال
عشق کا عرفان ہیں احمد رضا

حسرتِ دیدار ہیں جب کہ شمیم
قلب کے ارمان ہیں احمد رضا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

Harf Harf Khushboo

A Collection Of Naatia Kalam

by : Shamim Anjum Warsi

شمیم انجم وارثی کی نعتیہ شاعری کے مطالعے سے مجھے مسرت ہوئی کہ موصوف نے ''ناعتِ رسولؐ'' ہونے کی سعادت گہری عقیدت، متانت اور ذمہ داری کے ساتھ حاصل کی ہے، نیز ان کے جذبات کی روحانی سرشاری اور شعری ہیئتوں کے نئے نئے تجربات نے مجھے تازگی کے احساس سے بھی دوچار کیا۔ انھوں نے غزل اور نظم کی عام ہیئتوں کے ساتھ ساتھ رباعیات، دوہوں اور ماہیوں کی شکل میں بڑی کامیابی کے ساتھ شعری اظہار کیا ہے..................

ڈاکٹر شہپر رسول

Gulistan PUBLICATIONS